QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

معاشرتی پائیدار ترقی کے لیے قیامِ امن: قرآن، حدیث اور SDG 16 کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

Establishing Peace for Sustainable Social Development: An Analytical Study in the Light of the Qur'an, Hadith, and SDG 16

Dr. Asma Aziz
Assistant Prof, Department of Islamic Studies, G C Women University Faisalabad.
Noor Fatima
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, G C Women University Faisalabad.

Abstract
The attainment of sustainable social development is intrinsically dependent upon the establishment of a just and durable peace. Contemporary global frameworks, particularly Sustainable Development Goal 16, underscore peace, justice, and institutional integrity as essential pillars for human flourishing. This study offers a rigorous scholarly investigation into the Islamic paradigm of peace by examining primary scriptural sources the Qur'an and Hadith and juxtaposing them with the normative architecture of SDG 16. Through a thematic and textual analysis of Qur'anic injunctions and Prophetic practices, the research elucidates the ethical foundations of peace, including the sanctity of human life, the obligation of justice, conflict mitigation, communal harmony, and institutional accountability. The study critically evaluates present-day global challenges political polarization, sectarian fragmentation, structural violence, socio-economic disparities, and governance deficits and assesses how Islamic epistemology provides robust theoretical and practical mechanisms to address them. It further argues that the Qur'anic conception of 'adl, ihsan, sulh, and rahmah encompasses a holistic peacebuilding framework that aligns closely with modern developmental discourses. By integrating Islamic normative teachings with the operational priorities of SDG 16, this research proposes a multidimensional, ethically informed model for fostering resilient societies, strengthening institutions, and promoting inclusive development. The study concludes that Islamic peace ethics, when systematically harmonized with contemporary global development goals, offer a comprehensive and sustainable blueprint for addressing modern social crises and achieving long-term human development.

Keywords*: Sustainable Social Development, Peacebuilding in Islam, Qur'an and Hadith Guidance, SDG 16 – Peace,*

تمہید:

پائیدار ترقی (Sustainable Development) کا تصور دراصل معاشرتی، معاشی اور ماحولیاتی استحکام کی ہم آہنگ پیش رفت پر مبنی ہے، جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ انسانی ترقی کا عمل صرف موجودہ دور تک محدود نہ رہے بلکہ مستقبل کی نسلوں کے لیے بھی وسائل، مواقع اور بہتر معیارِ زندگی برقرار رہیں۔ اقوامِ متحدہ کی جانب سے 2015ء میں متعارف کروائے گئے **17 پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs)** آج کے عالمی ترقیاتی ڈسکورس کی بنیاد سمجھے جاتے ہیں[1]۔ ان میں **امن، انصاف اور مضبوط اداروں کا قیام (SDG 16)** ایک مرکزی اور محوری حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ پرامن معاشرہ ترقی

[1] United Nations. (2015). *Transforming our world: The 2030 Agenda for Sustainable Development*. United Nations. Retrieved from https://sdgs.un.org/2030agenda

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

کے تمام شعبوں معاشی سرمایہ کاری، تعلیم، صحت، سماجی بہبود، سیاسی استحکام اور انسانی حقوق کی بنیاد ہے۔ جہاں امن و انصاف ناپید ہوں، وہاں کوئی معاشرہ اپنے امکانات کو حقیقت کا روپ نہیں دے سکتا۔

اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو قرآن و حدیث میں پایا جانے والا سماجی ڈھانچہ ایک ایسے مثالی معاشرتی ماڈل کی تصویر پیش کرتا ہے جس کے بنیادی ستون امن، عدل، مساوات، شفافیت، امانت، خیر خواہی اور انسانی وقار کا تحفظ ہیں۔ قرآن مجید انسانیت کو فساد فی الارض سے بچنے، قسط و عدل کے قیام، جان و مال کے تحفظ، حقوق العباد کی ادائیگی اور صلح و آشتی سے بھرپور معاشرہ تشکیل دینے کی دعوت دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ اور خلفائے راشدین کے عہد میں ان اصولوں کی عملی مثالیں ملتی ہیں، جنھوں نے نہ صرف ایک مثالی ریاستی نظام قائم کیا بلکہ بین المذاہب ہم آہنگی، سماجی انصاف اور قانون کی بالادستی جیسے تصورات کو حقیقت کا روپ دیا۔

مدینہ کی اسلامی ریاست کا قیام جو دنیا کے پہلے تحریری سماجی معاہدے "میثاقِ مدینہ" پر مبنی تھا امن، اجتماعی ذمہ داری، شہری آزادی، بین المذاہب رواداری اور انصافِ عامہ کا شاندار ماڈل فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح خلفائے راشدین کے ادوار میں ریاستی نظم و نسق، احتساب، شفاف طرزِ حکومت، اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ، امنِ عامہ کی بحالی اور قانون کی بالادستی کی بے شمار مثالیں موجود ہیں، جنہیں جدید SDGs خصوصاً SDG 16 کے اصولوں کے ساتھ مربوط کیا جا سکتا ہے۔

یوں دیکھا جائے تو پائیدار ترقی کے جدید عالمی معیارات اور اسلامی تعلیمات کے بنیادی اخلاقی و سماجی اصول ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں۔ اسلام نہ صرف پائیدار امن کا نظریاتی بُنیادی خاکہ پیش کرتا ہے بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی تاریخ میں موجود ہے، جو عصرِ حاضر کے چیلنجز کا حل پیش کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔

قیامِ امن کے چیلنجز: امن اور SDG 16 کے تناظر میں:

1. عالمی جنگیں، دہشت گردی اور سیاسی کشیدگی:

SDG 16 کے مطابق پائیدار معاشرہ اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب ریاستیں امن، عدم تشدد، قانون کی بالادستی اور تنازعات کے پرامن حل کو ترجیح دیں[2] تاہم موجودہ عالمی منظرنامے میں بین الاقوامی طاقتوں کی پراکسی جنگیں، سرحدی تنازعات، داخلی سیاسی عدم استحکام اور دہشت گردی امن کے قیام میں بنیادی رکاوٹ ہیں۔ قرآن انسانیت کو **فساد فی الارض** سے روک کر امن کا قیام لازم قرار دیتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتے ہیں کہ: **وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ**[3] نبی اکرم ﷺ نے انسانی جان کی حرمت کو کعبہ کی حرمت سے بھی زیادہ مقدس قرار دیا[4]۔ دینِ اسلام امن و امان کا سب سے بڑا داعی ہے اور اپنے پیروکاروں کو دوسروں کے ساتھ امن سے رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اللہ عزوجل قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے: وَاللّٰهُ

[2] (UN, *Transforming Our World: The 2030 Agenda for Sustainable Development*, 2015).

[3] البقرۃ:205

[4] امام ترمذی، محمد بن عیسی۔ سنن ترمذی، کتاب الفتن، حدیث 2170۔ ریاض: دارالسلام۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

يَدْعُوٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِؕ"[5] اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔"اس آیت میں سلامتی سے مراد امن ہے۔ اسلام تمام لوگوں کو امن قائم کرنے کا درس دیتا ہے۔ اسلام میں امن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام نے مومن کی صفات میں ہی امن کو شامل کرتا ہے۔

2. غربت اور معاشی عدم مساوات (SDG 1، SDG 10)

دنیا میں غربت، معاشی تفاوت اور وسائل پر غیر منصفانہ قبضہ سماجی بے چینی، جرائم، عدم تحفظ اور بدامنی کو جنم دیتا ہے۔ SDG 1 اور SDG 10 واضح طور پر غربت کے خاتمے اور معاشی مساوات کو امن کے لیے بنیادی شرط قرار دیتے ہیں[6]. اسلام معاشی انصاف، زکوٰۃ، صدقات اور دولت کے منصفانہ بہاؤ پر زور دیتا ہے: جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ **كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ**،("تا کہ یہ دولت تم میں سے امیروں کے درمیان نہ رہ جائے۔")[7] اسی طرح نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کے پاس ضرورت سے زائد مال ہو اور وہ اسے روک رکھے تو وہ ظلم ہے"[8]۔

3. کمزور ادارے اور غیر منصفانہ نظامِ عدل

SDG 16 کا ایک بنیادی ہدف مضبوط، شفاف، قابلِ جواب دہ اداروں اور منصفانہ عدالتی نظام کا قیام ہے۔ لیکن دنیا کے کئی معاشرے ادارہ جاتی کمزوری، قانونی بے بسّی، بااثر طبقات کے دباؤ اور عدالتی سست روی کا شکار ہیں، جو عوامی اعتماد، سماجی امن اور ریاستی استحکام کو بری طرح متاثر کرتا ہے[9].

اسلام عدل کو معاشرت اور ریاست کی بنیاد قرار دیتا ہے:

خلیفہ عمر بن عبد العزیزؒ کا قول ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ۔[10]

"عدل کے بغیر کوئی حکومت قائم نہیں رہ سکتی[11]"

4. تعصب، نفرت انگیزی اور مذہبی عدم برداشت (SDG 4.7، SDG 16.b)

موجودہ عالمی ماحول میں مذہبی انتہا پسندی، نسل پرستی، اسلاموفوبیا، یہود دشمنی، زبان و قومیت کی بنیاد پر نفرت انگیزی بین الاقوامی امن کے لیے شدید خطرہ بن چکی ہے۔ SDG 16.b عالمی سطح پر **عدم امتیاز، رواداری اور ثقافتی ہم آہنگی** کے فروغ کی[12] ہدایت دیتا ہے۔ قرآن واضح طور پر فرماتا ہے:

---

[5] سورۃ یونس، آیت 25

[6] United Nations Development Programme. (2024). *Human Development Report 2023/24: Breaking the Gridlock: Reimagining Cooperation in a Polarized World*. New York: UNDP.

[7] الحشر:7

[8] **الإمام أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري۔ صحيح مسلم، كتاب الزكوٰة، حديث 986۔ رياض: دارالسلام۔**

[9] World Bank. (2021). *World Development Report 2021: Data for Better Lives*. Washington, DC: World Bank. Retrieved from https://wdr2021.worldbank.org/ wdr202

[10] النحل:90

[11] "" حضرت عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات"" از المدینۃ العلمیہ) دعوت اسلامی (ناشر مکتبۃ المدینہ

[12] United Nations, **Sustainable Development Goal 16**, Target **16.b**, *UN 2030 Agenda for Sustainable Development*, United Nations General Assembly, 2015.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا [13]

یعنی کسی قوم سے دشمنی بھی عدل وانصاف سے نہ ہٹائے۔

سیرتِ طیبہ میں "صلح حدیبیہ" بین الاقوامی امن اور عدم اشتعال انگیزی کی اعلیٰ مثال ہے[14]۔

5. تعلیم کی کمی(SDG 4)

تعلیم کی کمی، جہالت اور شعوری کمزوری انتہاپسندی، تشدد، غیر رواداری اور سماجی بے امنی کو بڑھاتی ہے۔ SDG 4 تعلیم کو امن کے فروغ کا بنیادی عالمی ذریعہ قرار دیتا ہے[15] اسلام میں تعلیم کو امن وفلاح کی بنیاد سمجھا گیا ہے۔ پہلی وحی ہی تعلیمی انقلاب کا آغاز تھی: **اقْرَأْ**[16] نبی ﷺ نے فرمایا: **"طلبِ علم ہر مسلمان پر فرض ہے**[17]۔

6. کرپشن، ناانصافی اور معاشرتی استحصال:

کرپشن، بدعنوانی، اقربا پروری اور طاقت کا ناجائز استعمال SDG 16 میں عالمی امن اور شفافیت کے سب سے بڑے خطرات قرار دیے گئے ہیں۔ بدعنوان معاشرے میں نہ انصاف قائم ہوتا ہے، نہ قانون، نہ اعتماد اور یہی امن کی جڑیں کھوکھلی کر دیتا ہے[18]. اسلام نے خیانت، رشوت اور ظلم کو سختی سے منع کیا ہے: **"لعن رسول الله الراشي والمرتشي**[19] **"** قرآن کہتا ہے: **وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ**[20]۔

3. قرآن وحدیث اور SDGs کی روشنی میں امن کے جامع حل:

3.1 اصولِ عدل وقسط (Justice & Equity – SDG 16)

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتے ہیں کہ: **إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ**[21] یعنی بے شک اللہ انصاف اور نیکی کا حکم دیتا ہے یہ آیت SDG 16 کے بنیادی اصول قانون کی بالادستی، منصفانہ اور مساوی عدل، اداروں کی سالمیت، شفافیت اور اخلاقی مضبوطی کا جزوی نہیں بلکہ مکمل خاکہ فراہم کرتی ہے۔

---

[13] المائدۃ:8

[14] ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام ,السیرۃ النبویہ، جلد2۔ بیروت: دارالفکر۔

[15] UNESCO. (2022). *Global Education Monitoring Report 2022: Gender report — Deepening the debate on those still left behind*. Paris: UNESCO. UNESC

[16] العلق:1

[17] ابن ماجه، محمد بن يزيد القزويني, سنن ابن ماجه، كتاب السنن، حديث 224۔ رياض: دارالسلام۔

[18] Transparency International. (2024). *Corruption Perceptions Index 2023*. Berlin: Transparency International. Retrieved from https://images.transparencycdn.org/images/Report_CPI2023_Eng.pdf

[19] امام ترمذی، محمد بن عيسى, سنن ترمذی، كتاب الاحكام، حديث 1337۔ رياض: دارالسلام۔

[20] البقرۃ:188

[21] النحل:90

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایابیشک انصاف کرنے والے اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے، رحمان کے دائیں جانب... وہ لوگ جو اپنے فیصلوں میں، اپنے گھر والوں میں اور جن پر انہیں اختیار دیا گیاہے، عدل کرتے ہیں۔[22]" یہ اسلامی تصور ادارہ جاتی شفافیت اور انصاف کی فراہمی کو ایک لازمی اخلاقی قدر کے طور پر پیش کرتا ہے۔

3.2 انسانی جان ومال کا تحفظ (Protection of Human Life – SDG 16.1)

دین اسلام ظلم، فساد اور فتنہ انگیزی کو حرام اور ممنوع قرار دیتا ہے۔ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ دین اسلام کے سوا دہشت گردی کا حل کسی اور مذہب پر نہیں۔ اسلامی تعلیمات میں انسانی جان کی بہت قدر و قیمت بیان کی گئی ہے۔ اسلام کسی بھی جان کو قتل کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اسلام ایک جان کو قتل کرنے کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیتا ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ [23] "جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے کے بغیر یا زمین میں فساد (روکنے) کے علاوہ قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔" یہ آیت انسانی جان کی حرمت کو بیان کرتی ہے۔ اسلام کسی بھی جان کو چاہے مرد ہو یا عورت، امیر ہو یا غریب، مسلم ہو یا غیر مسلم کو بلاوجہ قتل کرنے کی قطعا اجازت نہیں دیتا۔ اسلام ناحق ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے۔ اسلام معاشرے کے تحفظ پر زور دیتا ہے۔ اسلام میں امن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دوران جنگ بھی اسلام عورتوں اور بچوں کو نقصان پہچانے سے منع فرماتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی متعدد احادیث میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: وجدت امراة مقتولة في بعض مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قتل النساء، والصبيان [24] "ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسی غزوے میں مقتول پائی گئی تو نبی کریم ﷺ عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔" یہ حدیث اسلام کے پر امن دین ہونے کی گواہ ہے۔ اسلام جنگ کی حالت میں بھی ناحق قتل کرنے کی ممانعت کرتا ہے اور اپنے لوگ جو جنگ میں شریک نہ ہوں ان کو قتل کرنے سے منع فرماتا ہے۔ اسلام مسلمانوں کو امن و امان قائم کرنے کا حکم دیتا ہے اور کسی بھی شخص کو ایذاء دینے کی سختی سے مذمت کرتا ہے۔ مومن ایسا شخص کہلاتا ہے جو پیکر امن و سلامتی ہو۔ اسلام مومن کو حکم دیتا ہے کہ اپنے اندر تحمل، برداشت اور احترام انسانیت جیسی صفات پیدا کرے۔

[22] ابنِ ماجه، محمد بن يزيد القزويني ، سنن ابن ماجه۔ كتاب الأحكام، باب الحاكم يعدل بين الخصمين، حديث 2317۔ بيروت: دارالفكر،

[23] سورۃ المائدۃ ۵:۳۲

[24] بخاری، محمد بن اسماعیلؒ ، صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر،ن باب قتل النساء فی الحرب ، رقم الحدیث:۳۰۱۵

حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں۔[25] **انسانی جان کی حرمت کے حوالے** سے نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری جانیں، اموال اور عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں[26]۔

یہ ریاستی سطح پر قانون کی بالادستی اور انسانی حقوق کے تحفظ کی مضبوط بنیاد ہے۔ اور پائیدار ترقی کے ہدف ایس ڈی جی-16 یعنی انسانی تحفظ اور عدم تشدد کی عکاسی کرتی ہے۔

3.3 معاشی انصاف اور غربت کا خاتمہ(Economic Justice – SDG 1, 8, 10)

اسلام زکوٰۃ، صدقات، وقف، وراثت کے اصولوں اور دولت کی گردش کے ذریعے معاشرتی توازن قائم کرتا ہے۔ **قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ یعنی" اور ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہوتا ہے۔"**[27] یہ اصول SDGs میں مالی مساوات / عدل و انصاف پر مبنی مالی تقسیم سماجی تحفظ اور معاشی سرگرمیوں میں سب افراد یا گروہوں کو شامل کرنا، تاکہ ہر کوئی وسائل اور مواقع تک رسائی کے برابر ہے۔

حلف الفضول" کی تجدید(Social Justice & Anti-Corruption (SDG 16.5

نبی ﷺ نے اعلان فرمایا کہ ظلم کے خلاف قائم ہونے والے اتحاد (حلف الفضول) میں اگر آج بھی بلایا جائے تو ضرور شریک ہوں گے۔ اس کا مقصد کمزوروں کا تحفظ، معاشرے میں انصاف، کرپشن اور استحصال کا خاتمہ تھا[28]۔ یہ SDG 16 کے انصاف، مساوات اور احتساب اور شفافیت کے اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے۔

3.4 مذہبی آزادی، تکثیریت اور رواداری(Pluralism & Tolerance – SDG 16.b)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ یعنی دین (قبول کرنے) میں کوئی زور زبردستی نہیں۔[29]

مذہبی آزادی SDGs کے انسانی حقوق کے تحفظ کے ایجنڈا کی بنیادی شرط ہے۔ **سنت مبارکہ ﷺ کو دیکھیں تو میثاق مدینہ** تکثیری شمولیت اور ایک فعال معاشرے کا پہلا تحریری آئین ہے جو **بین المذاہب، بین الاقوامی اور شہری ذمہ داریوں** پر مشتمل پہلا دستوری معاہدہ تھا۔ اس میں مذہبی آزادی، عدل و انصاف، اقلیتوں کی جان و مال کی حفاظت، مشترکہ دفاع، ریاستی ذمہ داری جیسے اصول موجود تھے۔ یہ SDG 16 کے اہداف پُرامن معاشرے، جامع، بااختیار، مضبوط اور شفاف ادارے، اقلیتوں اور کمزور طبقات کے تحفظ کا عملی نمونہ ہے۔

3.5 تعلیم، اخلاقی شعور اور انسان سازی(Quality Education – SDG 4)

---

[25] صحيح بخاری، كتاب الإيمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، حديث 10۔بيروت: دار ابن كثير، طبع جديد۔

[26] صحيح بخاری، كتاب الإيمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، حديث 10۔بيروت: دار ابن كثير، طبع جديد۔مسلم بن الحجاج ، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، حديث 45۔بيروت: دارالفكر۔

[27] الذاریات:19

[28] ابن اسحاق، محمد بن اسحاق ،السيرة النبويه، تحرير ابن بشام، باب: الحلف بالعدل والحفاظ على حقوق المظلومين، صفحه 145–146.بيروت: دارالفكر، طبع جديد۔

[29] البقرہ:256

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اسلام میں تعلیم صرف معلومات کا حصول نہیں بلکہ اخلاقی اور سماجی تربیت کا ذریعہ ہے۔ **قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ**)یعنی کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں ؟[30]

حدیث مبارکہ میں ہے کہ:" میں بہترین اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں[31] . یہ SDG 4 کے تحت تعلیم برائے عالمی شہری ذمہ داری اور امن کی تعلیم کے اصولوں کی اسلامی بنیاد ہے۔

3.6 ماحولیات اور وسائل کی حفاظت(Environmental Stewardship – SDG 13, 15)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ **وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ یعنی اورزمین میں فساد مت پھیلاؤ۔**[32]

ماحولیات کے تحفظ سے امن، معاشی استحکام اور پائیدار ترقی جڑے ہیں عین SDG منطق کے۔ نبی ﷺ نے مہاجرین و انصار میں **اخوت** قائم کی جو معاشی شراکت، رہائش و معاشی وسائل کی دوبارہ تقسیم، معاشرتی ہم آہنگی و یکجہتی اور سماجی شمولیت پر مشتمل تھی۔ جو آج SDG 1 (No Poverty) اور SDG 10 (Reduced Inequality) کا بنیادی اصول ہے۔

3.7 تنازعات کا پرامن حل اور سفارت کاری(Conflict Resolution – SDG 16.3, 16.7)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا یعنی پس ان دونوں کے درمیان صلح کرادو[33]

اسلامی نظام اختلافات کے سفارتی اور مکالماتی حل کی ترغیب دیتا ہے۔ آپ ﷺ کی **سنت مبارکہ میں صلح حدیبیہ** اعلیٰ سفارت کاری، سیاسی حکمت اور پرامن امکان سازی کی غیر معمولی مثال ہے صلح حدیبیہ ایک بظاہر سخت معاہدہ قبول کر کے نبی کریم ﷺ نے جنگ سے بچاؤ، امن کے قیام اور مکالمے کو فروغ دیا۔ اس کے نتیجے میں دشمنی میں کمی آئی، اسلام کی دعوت امن کے ماحول میں پھیلی، ہجرت اور تجارت کے راستے کھلے۔ یہ جدید تنازعات کی روک تھام، غیر رسمی سفارتکاری اور مذاکرات کے ذریعے امن کا شاندار ماڈل ہے۔

اسی طرح مسجد نبوی صرف عبادت گاہ نہیں بلکہ عدالت، پارلیمنٹ، تعلیمی ادارہ، رفاہی مرکز، بیت المال کی تقسیم کا مقام، حکومتی مشاورت کا مرکز تھی۔ یہ حکومت، تعلیم، صحت اور سماجی بہبود کا جامع نظام تھا جس کی مثال آج کا "پائیدار ترقی کے اہداف پر مبنی مربوط حکومتی نظام" کہلاتی ہے۔

3.8۔ طبقاتی امتیاز اور مساوات:

طبقاتی امتیاز امن، انصاف اور مضبوط اداروں کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے۔ طبقاتی امتیاز میں معاشی، معاشرتی، نسلی، سیاست کی بنا پر تقسیم کی جاتی ہے جس میں غریب کو بدتر اور امیر کو برتر سمجھا جاتا ہے۔ عدل اور انصاف امیر کو حاصل ہوتا ہے اور غریب آدمی انصاف کے لیے لڑتا رہتا ہے۔ وسائل، سہولیات، عزت حسب و نسب، امارت یا وابستگی کی بنا پر تقسیم کی جاتی ہیں۔ ادارے اور قانون مخصوص طاقت ور اور امیر طبقات کے لیے مختص ہو جاتے

---

[30] الزمر:9

[31] امام مالک بن انس ، الموطأ للإمام مالك، كتاب حُسن الخلق، باب ما جاء في حسن الخلق، حديث نمبر1614 (روایۃ ابن وھب).
بیروت: دارإحياء التراث العربي۔

[32] الاعراف:56

[33] الحجرات:9

ہیں۔ ادارے جانبدار ہو جاتے ہیں اور دولت اور طاقت والوں کے لیے اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انصاف جس پر تمام لوگوں کا برابر کا حق تھا محدود لوگوں کو میسر ہوتا ہے۔ وسائل اور سہولیات جس میں امیر اور غریب سب برابر تھے صرف امیروں کے حصے میں آتی ہیں اور غریب اپنے حق سے محروم رہتا ہے۔ جب غریب کو مسلسل ناانصافی اور پنے حق سے محروم ہونا پڑتا ہے تو نفرت، غصہ اور دہشت گردی جیسی چیزیں جنم لیتی ہیں۔ ان تمام چیزوں کی وجہ سے دنیا کا امن و امان اور انصاف متاثر ہوتا ہے۔

دین اسلام کسی قسم کے امتیاز کو نہیں مانتا۔ دین اسلام وہ واحد دین ہے جو رنگ، نسل، حسب، زبان، مال، مقام ان تمام چیزوں سے قطع نظر تمام انسانوں کو برابری کا درجہ دیتا ہے۔ اسلام تمام انسانوں کو عدل و انصاف اور عزت کا حق دیتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ امیر ہو یا غریب سب کو ان کے بنیادی حقوق حاصل ہونے چاہئے یہی دنیا کی ترقی اور کامیابی کا راز ہے۔ دین اسلام طبقاتی امتیاز کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ [34] "بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے۔" یہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اسلام مساوات اور برابری کا حامی ہے۔ اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کے لیے کسی مال، طاقت، حسب، خوبصورتی کی ضرورت نہیں بلکہ جو جتنا متقی ہو گا اللہ عزوجل کے اتناہی نزدیک ہو گا۔ ایسا شخص جو عدل و انصاف کرے، لوگوں پر رحم کرے اور امن و امان قائم کرے وہی شخص پرہیز گار ہے۔ معلوم ہوا اسلام کی نظر میں دولت و ثروت اور طاقت واقتدار کی کوئی وقعت نہیں اور اسلام کسی قسم کی تقسیم کا قائل نہیں۔

دین اسلام کسی بھی تقسیم کے بغیر ہر حال میں عدل اور انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ امن کا قیام قیامِ انصاف کے ساتھ مشروط ہے۔ معاشرے کے تحفظ اور بقاکے لیے عدل ناگزیر ہے۔ اسی وجہ سے دین اسلام عدل وانصاف کے قیام پر بہت زور دیتا ہے۔ اللہ عزوجل قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں:وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ [35] "اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔" اسلام ہر شخص کو عدل کے ساتھ اس کا حق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسلام امیری اور غریبی سے قطع نظر ہر ایک کو انصاف کا حق دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت سے کئی مثالیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام طبقاتی امتیاز کا قائل نہیں۔ نبی کریم ﷺ امیر اور غریب سے قطع نظر ہر انسان کو اس کے گناہ کی سزا دیتے جو معاشرے میں عدل و انصاف کے قیام کا باعث تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا روایت کرتی ہیں: " قریش کو ایک مخزومی عورت، جس نے چوری کی تھی، کے معاملے نے فکر مند کر دیا، انہوں نے کہا: اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات کرے گا؟ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کے پیارے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی اس کی جرات کر سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم حدود اللہ مین سے ایک حد (کو ساقط کرنے) کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ ﷺ اٹھے، خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:" اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے تباہ کر ڈالا کہ جب ان کا کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔" [36] اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کا خطبہ

---

[34] الحجرات ۴۹:۱۳

[35] سورۃ النساء ۴:۵۸

[36] مسلم ، مسلم بن حجاجؒ ، صحیح مسلم ، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ والنھی عن الشفاعۃ فی الحدود، رقم الحدیث: ۴۴۱۰

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

طبقاتی امتیاز کی ممانعت کی واضح دلیل ہے۔ دین اسلام کی یہ تعلیم تمام اداروں کے لیے مشعل راہ ہے کہ امن وامان کے قیام کے لیے لازم ہے کہ ہر طرح کے امتیاز کو ختم کیا جائے اور عدل وانصاف ہر ایک کے لیے ہو۔ یہی ایک اچھے معاشرہ کی تشکیل کا راز ہے۔

4۔ خلفائے راشدین کے عہد سے مثالیں:

4۔1 سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے خلافت میں عدل اور مضبوط اداروں کے قیام کو اپنی پالیسی کی بنیاد بنایا، جو SDG 16 کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے، خاص طور پر 16.6: پائیدار ترقی کے اہداف جیسے مؤثر، جوابدہ اور شفاف ادارے اور نظام حکومت۔ انہوں نے اعلان کیا کہ زکوٰۃ ریاستی نظام کی بنیاد ہے اور جو بھی اسے روکنے یا بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرے، وہ حکومت کی مضبوطی اور معاشرتی انصاف کے لیے خطرہ ہے[37] اس اقدام کو جدید مالیاتی حکمرانی، ریاستی حکمرانی اور عوامی مالیاتی شفافیت کی بہترین مثال تصور کیا جاسکتا ہے، جس میں مالیاتی شفافیت اور حکومتی جواب دہی کے اصول واضح طور پر نظر آتے ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ نے معاشرتی فلاح کے اولین ڈھانچے کے طور پر بیت المال کا منظم نظام قائم کیا، تاکہ دولت کی منصفانہ تقسیم، معاشرتی امن اور کمزور طبقات کی معاشی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے[38]۔ اس اقدام نے نہ صرف مالی اور ادارہ جاتی شفافیت کو فروغ دیا بلکہ سماجی انصاف، انسانی تحفظ اور ریاستی استحکام کے معیارات بھی قائم کیے، جو SDG 16 کے بنیادی اہداف کے مطابق ہیں۔

4۔2 عدلِ عمری: آپؓ نے اعلان فرمایا کہ "لوگ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوتے ہیں، انہیں کسی غلامی میں نہ ڈالو۔"[39] گورنروں کی سخت نگرانی اور عوامی تجاویز کے لیے اوپن ڈور پالیسی اپنائی۔ یہ بہترین طرزِ حکمرانی، احتساب اور شفافیت کا عالمی نمونہ ہے۔

بیت المال اور معاشی تحفظ کے لئے بوڑھوں، محتاجوں، یتیموں، غیر مسلموں تک کے لیے وظائف مقرر کیے۔ یہ جدید **معاشرتی تحفظ کے نظام** کی بنیاد ہے۔ **نظام قضاء کی اصلاح کی اور** قاضیوں کے تقرر، تربیت، احتساب اور مالی اعانت کا واضح نظام قائم کیا۔

4۔3 سیدنا عثمان غنیؓ : مدینہ میں شدید پانی کی قلت کے وقت حضرت عثمانؓ نے کنواں خرید کر عوام کے لیے وقف کر دیا۔ یہ ریاستی اور عوامی شراکت داری اور وسائل کی پائیدار ارتقا کی عملی مثال ہے۔ خلافت میں نظم وضبط، تجارت، اور انفراسٹرکچر میں نمایاں ترقی ہوئی۔

---

[37] ابن سعد، محمد۔ الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحات 110–112۔ بیروت: دار الفکر۔

امام بخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ۔ ریاض: دار السلام۔

[38] ابن کثیر، اسماعیل۔ البدایہ والنہایہ، جلد 8، صفحات 122–125۔ بیروت: دار الفکر۔

[39] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحات 14–16۔

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 8، صفحات 85–87۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

4۔4 سیدنا علی المرتضیٰؓ :اصولی حکومت اور عدل: آپ نے فرمایا کہ "ریاست کفر کے ساتھ قائم رہ سکتی ہے، مگر ظلم کے ساتھ نہیں۔" یہ SDG 16 کے عدل و انصاف پر قائم طرزِ حکمرانی کی اخلاقی بنیاد ہے۔ سیدنا علیؓ نے علمی مکالمے، حکمت اور علم کے فروغ پر زور دیا جو SDG 4: معیارِ تعلیم کی بنیاد ہے۔

خلاصہ بحث:

دین اسلام انسان کو ہر مشکل کا حل اور ہر پریشانی کا جواب عطا کرتا ہے۔ اسلام نے انسان کو دنیا کے کسی شعبہ میں تنہا نہیں چھوڑا۔ جہاں اسلام نے انسان کو عبادات اور عقائد کے متعلق تعلیم دی وہیں اسلام نے انسان کو معاشرے میں رہنے کے گر بھی سکھائے۔ اسلام نے انسان کو وہ تمام تعلیمات دیں جن کو اپنا کر انسان ایک اچھا معاشرہ قائم کر سکتا ہے۔ اسلام انسان کو امن، عدل و انصاف، ہمدردی، رحم کے قیام کا حکم دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دین اسلام وہ واحد دین ہے جس نے ساڑھے چودہ سو سال قبل طبقاتی امتیاز کے تمام بتوں کو توڑا۔ دین اسلام کی متعدد عبادتیں جن میں نماز، حج سر فہرست ہیں نسلی، معاشرتی تقسیم کو ختم کرنے کی عمدہ تعلیم دیتی ہیں۔ انھیں تعلیمات کو اپنا کر ایک ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔ معاشرے کی ترقی کا دارومدار امن اور انصاف کے قیام پر ہے۔ دین اسلام ان دونوں اصولوں کو معاشرتی فلاح اور ترقی کے ستون قرار دیا ہے۔ قرآن وحدیث کی تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ سب معاشرے میں امن و انصاف قائم ہو گا تو معاشرے کے ادارے اور افراد بہتر طور پر ترقی کا سفر طے کر سکتے ہیں۔ آج معاشرے میں جو مسائل درپیش ہیں ان کے خاتمے کے لیے اسلامی تعلیمات پر عمل ناگزیر ہے۔ مجموعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ امن اور انصاف صرف اخلاقی اقدار نہیں بلکہ ایک مضبوط اور منظم پائیدار نظام کی اساس ہے۔

نتائج:

* **اسلامی اصول اور SDG 16 کے اہداف میں ہم آہنگی:** امن اور انصاف پائیدار ترقی کے بنیادی ستون ہیں۔ جن معاشروں میں امن قائم ہو گا وہاں سماجی، معاشی سرگرمیاں بہتر طور پر انجام دی جا سکیں گی۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن وحدیث میں بیان کردہ اصول جیسے عدل، انصاف، انسانی جان و مال کی حرمت، معیشتی انصاف، رواداری اور صلح و آشتی، SDG 16 کے بنیادی اہداف کے عین مطابق ہیں۔۔ اسلام عدل و انصاف کو اجتماعی زندگی کا لازمی جزو قرار دیتا ہے اور قرآن حکیم عدل و انصاف کو قائم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں مضبوط اداروں، شفاف حکومت، قانون کی بالادستی، اور سماجی انصاف پر زور موجود ہے، جو پائیدار امن اور معاشرتی ترقی کے لیے ناگزیر ہیں۔
* **معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی چیلنجز :** عدم انصاف، ظلم اور بدامنی پائیدار ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ بدعنوانی، خوف، معاشرتی انتشار ترقی کو بے حد متاثر کرتے ہیں۔ عالمی سطح پر جنگیں، دہشت گردی، سیاسی کشیدگی، غربت، اقتصادی عدم مساوات، کمزور ادارے، کرپشن اور تعصب امن کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ یہ چیلنجز SDG 16 کے اصولوں کے مطابق حل طلب ہیں اور اسلامی ماڈل کے ذریعے ان کا مؤثر حل ممکن ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

* **اسلامی عملی ماڈل** : خلفائے راشدین کے ادوار میں عدل و انصاف، بیت المال کا نظام، زکوٰۃ کی عملداری، صلح حدیبیہ، اور میثاق مدینہ کے اصول عملی مثالیں ہیں جو انسانی تحفظ، ادارہ جاتی شفافیت، معاشرتی ہم آہنگی اور اقتصادی استحکام کے لیے رہنما ہیں۔
* **تعلیم اور اخلاقی شعور** : تعلیم کی اہمیت، اخلاقی تربیت، اور انسانی شعور SDG 4 اور SDG 16 کے اہداف کو فروغ دیتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں علم، اخلاق، اور امن کی تربیت پائیدار معاشرے کی بنیاد ہے۔
* **معاشرتی تحفظ اور انسانی حقوق** : اسلامی نصوص انسانی جان، مال اور عزت کے تحفظ کی ضمانت دیتی ہیں، جس سے قانون کی بالادستی اور انسانی حقوق کے عالمی معیار پورے ہوتے ہیں۔

سفارشات:

اس مطالعے کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں جو امن وانصاف کے اسلامی اصولوں کو عملی سطح پر نافذ کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں:

* **اسلامی اصولوں کا عملی اطلاق:** معاشرتی اور اقتصادی پالیسیوں میں قرآن وسنت کے اخلاقی اور عملی اصول شامل کیے جائیں تاکہ معاشرتی امن اور شمولیت کو فروغ دیا جاسکے۔
* **مضبوط ادارے اور شفاف حکومت:** ادارہ جاتی شفافیت، جواب دہی اور عدل وانصاف کے لیے مضبوط عدالتی اور مالیاتی ڈھانچے قائم کیے جائیں۔
* **غربت اور اقتصادی عدم مساوات کا خاتمہ:** زکوٰۃ، صدقات، اور سماجی بہبود کے نظام کو جدید مالیاتی نظام کے ساتھ مربوط کر کے معاشرتی استحکام اور انسانی تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔
* **تعلیم اور امن کی تربیت:** تعلیمی نصاب میں اخلاقی تعلیم، رواداری، اور عالمی شہری شعور شامل کیے جائیں تاکہ نوجوان نسل پائیدار امن کے لیے تیار ہو۔
* **مذہبی آزادی اور رواداری کی فروغ:** قانون اور سماجی پالیسی میں مذہبی آزادی، اقلیتوں کے حقوق، اور بین المذاہب رواداری کو یقینی بنایا جائے، تاکہ SDG 16.b کے اصول نافذ ہوں۔
* **تنازعات کا پرامن حل:** مکالمے، سفارت کاری، اور صلح و آشتی کے عملی ماڈل اپنائے جائیں، جیسا کہ صلح حدیبیہ اور میثاق مدینہ کی تعلیمات میں موجود ہے، تاکہ داخلی و خارجی تنازعات کے پُرامن حل کو فروغ ملے۔